موجودہ روافض (شیعوں) کا حکم؟

مختلف علماء کرام

ترجمہ وترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیعہ کا عقیدہ کیا ہے؟

سوال: ہمیں بقدر امکان شیعہ کا عقیدہ بیان فرمادیں؟

جواب از فتویٰ کمیٹی، سعودی عرب:

شیعوں کے بہت سے فرقے ہیں جن میں سے کچھ غالی ہیں اور کچھ غیر غالی ہیں ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ جو کتابیں علماء کرام نے ان کے فرقوں کی تفصیل کے بارے میں لکھی ہیں انہیں پڑھیں جیسے ”مقالات الإسلاميين“ از ابی الحسن الاشعری، ”منهاج السنة“ از شیخ الاسلام ابن تیمیہ، کتاب ”الفرق بين الفرق“ از عبدالقاہر البغدادی، کتاب ”الملل والنحل“ از الشہرستانی، ”الملل والنحل“ از ابن حزم، کتاب ”مختصر التحفة الإثنا عشرية“ اور اس جیسی دوسری کتب تاکہ آپ کے پاس ان کے عقائد کے تعلق سے وسیع معلومات جمع ہو جائیں۔

وبالله التوفيق. وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم.

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو	عضو	نائب رئيس اللجنة	الرئيس
عبد الله بن قعود	عبد الله بن غديان	عبد الرزاق عفيفي	عبد العزيز بن عبد الله بن باز

(فتویٰ رقم 7308، ج 2، ص 374)

شیعہ فرقے کے عقائد کی وضاحت اور انہیں دعوت دینا

منجانب عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز مکرم بھائی صاحب۔۔۔کے لیے، اللہ تعالی آپ کو ہر خیر کی توفیق دے، آمین۔

سلام عليكم ورحمة الله وبركاته أما بعد:

مجھے آپ کا خط موصول ہوا اور میں اس کے مضمون کو اچھی طرح سے سمجھ گیا۔ چناچہ آپ کے علم میں یہ بات لاتے چلیں کہ شیعہ کے بہت سے فرقے ہیں اور ہر فرقے کے یہاں بدعات کے انواع پائی جاتی ہیں اور ان میں سے جو سب سے خطرناک ہے وہ رافضی خمینی اثنا عشریہ ہیں کیونکہ اس کی جانب باکثرت دعوت دینے والے موجود ہیں۔ اور اس لیے کہ ان میں شرک اکبر تک پایا جاتا ہے جیسے اہل بیت سے استغاثہ اور یہ اعتقاد کہ یہ عالم الغیب ہیں خصوصاً ان کے گمان کے مطابق ان کے بارہ آئمہ۔ اور اس لیے کہ یہ لوگ صحابہ کی غالب اکثریت کی تکفیر کرتے ہیں اور سب وشتم کرتے ہیں جیسے سیدنا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو، اللہ تعالی سے اس باطل سے سلامتی کا سوال ہے کہ جس پر یہ لوگ ہیں۔

لیکن یہ انہیں اللہ تعالی کی طرف دعوت دینے، صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرنے اور جس باطل میں وہ مبتلا ہیں اس سے کتاب وسنت کے شرعی دلائل کے ساتھ تحذیر کرنے میں مانع نہیں۔

اور میں اللہ تعالی سے آپ کے اور اہل سنت میں سے آپ کے بھائیوں کے لیے دعاء کرتا ہوں کہ جس چیز میں اس کی رضا ہے اس کی آپ کو مزید توفیق دے اور ہر خیر میں آپ کی اعانت فرمائے۔ اور میں آپ کو صبر، سچائی، اخلاص، معاملات میں تحقیق، اور دعوت کے میدان میں خصوصی حکمت وحسن اسلوب استعمال کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ باکثرت تلاوت قرآن کریم کریں، اس کے معانی پر تدبر کریں اور اسے کی تعلیم حاصل کریں۔ اور جو اشکال پیدا ہو اس میں تو اس بارے میں کتب اہل سنت کی طرف رجوع کریں جیسے تفسیر ابن جریر، ابن کثیر اور بغوی وغیرہ۔ ساتھ ہی سنت کو حفظ کریں جتنا میسر ہو جیسے بلوغ المرام از حافظ ابن حجر اور عمدۃ الاحکام از حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی رحمہما اللہ یہ دونوں حدیث میں ہیں۔ اور یہ بات بھی کسی سے مخفی نہیں کہ جس چیز کے بارے میں انسان کو اشکال ہو اپنے دین کے تعلق سے تو وہ (اہل علم سے) سوال کرے:

﴿فَسْـَٔلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: 43، الانبیاء: 7)

(اہل ذکر (علماء) سے پوچھ لو اگر تمہیں علم نہ ہو)

ہم آپ کو اس جواب کے ساتھ بعض کتب بھی ارسال کررہے ہیں۔ اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ جو کچھ ان کتابوں میں ہے اس سے آپ کو نفع پہنچائے اور آپ کے نفع کو آپ کے مسلمان بھائیوں تک عام کردے۔ ساتھ ہی یہ دعاء بھی ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو حق پر ثابت قدم رکھے اور ہم سب کو اس کے دین کا مددگار، اس کی شریعت کا محافظ اور اس کی طرف بصیرت کے ساتھ بلانے والے داعیان میں سے کردے۔إنه سبحانه ولي ذلك والقادر عليه. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

(شیخ کی آفیشل ویب سائٹ سے أملاءات الشيخ 8261)

کیا ہر شیعہ کافر ہے؟

سوال: کیا شیعہ کافروں کے حکم میں شمار کیے جائیں گے؟ اور کیا ہم اللہ تعالی سے دعاء کریں کہ کفار ان پر غالب آئیں؟

جواب از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ:

کفر ایک شرعی حکم ہے جس کا حق اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹتا۔ لہذا جس چیز پر کتاب وسنت دلالت کرتے ہوں گے کہ یہ کفر ہے تو وہ کفر ہے۔ اور جس چیز پر کتاب وسنت دلالت کرتے ہوں گے کہ یہ کفر نہیں ہے تو وہ کفر نہیں ہے۔ تو کسی پر (کفر لاگو) نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ کسی کی تکفیر کرے جب تک کتاب وسنت سے اس کے کفر پر دلیل نہ قائم ہوجائے۔

جب یہ بات معلوم ہے کہ کسی کو اس بات کا اختیار نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی حرام کردہ کو حلال بنالے یا حلال کردہ کو حرام، یا کسی چیز کو اگر اللہ تعالی نے کتاب وسنت میں واجب نہیں بنایا تو اسے واجب بنالے۔ اسی طرح سے کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی ایسے کو کافر قرار دے جسے اللہ تعالی نے کتاب وسنت میں کافر قرار نہیں دیا۔

تکفیر کے بارے میں چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1-اس بات کا ثبوت کہ کتاب وسنت کے دلائل کے تقاضے کے مطابق یہ قول یا فعل یا ترک کرنا کفر ہے۔

2-اس کا مکلف پر قائم (نافذ) ہونے کا ثبوت۔

3- حجت کا پہنچنا۔

4- کسی کو کافر قرار دیے جانے کی راہ میں جو باتیں مانع ہیں ان کا دور ہونا۔

اگر یہ بات پایۂ ثبوت کو نہ پہنچے کہ یہ قول یا فعل یا ترک کرنا کتاب وسنت کے تقاضے کے مطابق کفر ہے تو پھر کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اس کے بارے میں کفر کا حکم لگائے۔ کیونکہ یہ بلاعلم اللہ تعالی کے ذمے بات کہنے میں شمار ہوگا، جبکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الاعراف: 33)

(کہہ دے میرے رب نے تو صرف بے حیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری، اور یہ کہ تم اللہ پر وہ کہو جو تم نہیں جانتے)

اور فرمایا:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــــُٔـوْلًا﴾ (الاسراء: 36)

(اور اس چیز کا پیچھا نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے اس کے متعلق سوال ہوگا)

اور اگر اس کا مکلف پر قائم ہونا ثابت نہ ہو تو حلال نہیں کہ اس پر محض ظن کی بنیاد پر حکم لگا دیا جائے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ (الاسراء: 36)

(اور اس چیز کا پیچھا نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں)

کیونکہ بایں صورت ناحق معصوم جان کا خون بہانا لازم آئے گا۔

حالانکہ صحیحین میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ“[1]

(کسی بھی شخص نے اگر اپنے (مسلمان) بھائی کو: اے کافر! کہا تو یہ دونوں میں سے ایک کے سر لوٹے گا۔ اگر وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا(تو ٹھیک) ورنہ وہ اسی (کہنے والے) کے سر لوٹ آئے گا)۔ اور یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

”لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ“[2]

(کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق ہونے یا کافر ہونے کی تہمت نہیں لگاتا مگر یہ کہ وہ اسی کے سر لوٹ کر آجاتی ہے، اگر جس پر تہمت لگائی ہے وہ ایسا نہ ہو)۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور مسلم نے اس معنی کی روایت کی۔

اسی طرح سے اگر اس تک حجت نہ پہنچی ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

﴿وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ﴾(الانعام: 19)

(اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے، تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور اسے بھی جس تک یہ پہنچے)

اور:

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ﴾(القصص: 59)

(اور آپ کا رب کبھی بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں، یہاں تک کہ ان کے مرکز میں ایک رسول بھیجے جو ان کے سامنے ہماری

---

[1] صحیح مسلم 63۔

[2] صحیح بخاری 6045۔

آیات پڑھے اور ہم کبھی بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر جب کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں)

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾

(النساء: 165)

(ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے، تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے بعد اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہ جائے اور اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے)

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ (الاسراء: 15)

(اور ہم کبھی عذاب دینے والے نہیں، یہاں تک کہ کوئی پیغام پہنچانے والا بھیجیں)

اور صحیح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ“[3]

(اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس امت (یعنی امت دعوت) میں سے کوئی بھی یہودی یا نصرانی میرے بارے میں سنے پھر وہ اس چیز پر ایمان نہ لائے جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں تو وہ ضرور جہنمیوں میں سے ہو گا)۔

لیکن اگر کسی کے پاس حجت نہ پہنچی ہو اور اس نے دین اسلام نہ اپنایا ہو تو دنیا میں اس سے مسلمانوں والا معاملہ نہیں کیا جائے گا البتہ آخرت میں صحیح ترین قول کے مطابق اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے۔

جب یہ تین شرائط مکمل ہو جائیں یعنی اس بات کا ثبوت کہ یہ قول یا فعل یا ترک کرنا کتاب وسنت کے دلائل کے بموجب کفر ہے، اور یہ مکلف پر قائم ہو چکے ہیں، اور مکلف کو حجت پہنچ چکی ہے لیکن پھر بھی اگر اس کی تکفیر کی راہ میں کوئی مانع (رکاوٹ) حائل ہو تو اس مانع کے وجود کی بنا پر بھی اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

---

[3] صحیح مسلم 155۔

تکفیر کے موانع میں سے کچھ یہ ہیں:

اکراہ:

اگر کسی کو کفر پر اکراہ (مجبور) کیا جائے اور وہ کفر کر بیٹھے لیکن دل میں ایمان سے بالکل مطمئن ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا کیونکہ ایک مانع موجود ہے جو کہ اکراہ ہے، فرمان الہی ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النحل: 106)

(جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اپنے ایمان کے بعد، سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، لیکن جو کفر کے لیے سینہ کھول دے تو ان لوگوں پر اللہ کا بڑا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے)

اسی طرح سے موانع تکفیر میں سے یہ بھی ہے کہ شدت جذبات کی وجہ سے انسان سے بلاقصد کچھ صادر ہو جائے کہ خوشی یا غم یا خوف وغیرہ کی وجہ سے اسے احساس ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، کیونکہ فرمان الہی ہے:

﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الاحزاب: 5)

(اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس میں تم نے خطا کی، لیکن جو تمہارے دلوں نے ارادے سے کیا (اس پر پکڑ ہے) اور اللہ ہمیشہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے)

اور صحیح مسلم میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ، إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ: مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ“[4]

---

[4] صحیح مسلم 2748۔

(یقیناً اللہ تعالی کو اپنے بندے کی توبہ سے جب تم میں سے کوئی اس سے توبہ کرتا ہے اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جو اپنی سواری کے ساتھ کسی ویرانے میں سفر کر رہا تھا کہ وہ اس سے گم ہوگئی اور اس کا کھانا پینا بھی اسی پر تھا۔ تو وہ اپنی سواری کے ملنے سے مایوس ہو کر ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں تھا کہ اس کے سواری یکایک اس کے سامنے کھڑی مل گئی تو اس نے اس کی لگام پکڑ کر فرط خوشی میں کہا کہ اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ شدت خوشی کی وجہ سے اس سے یہ غلطی ہوگئی)۔

تو اس شخص نے شدت خوشی میں ایسی غلطی کرلی کہ جس سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے لیکن اس کے خارج ہونے میں ایک مانع تھا اور وہ تھا اس کا حواس باختہ ہونا کہ اسے معلوم ہی نہیں کہ وہ شدت خوشی میں کیا کہہ رہا ہے۔ اس کا قصد تو اپنے رب کی تعریف بیان کرنا تھا لیکن شدت خوشی کی وجہ سے ایسا کلمہ بول گیا کہ اگر واقعی اس کا قصد وہ کلمہ ہوتا تو وہ کافر ہوجاتا۔

پس واجب ہے کہ ہم کسی گروہ یا معین شخص پر کفر کا اطلاق کرنے سے ڈریں اور پرہیز کریں جب تک تکفیر کی شرائط پوری نہ ہوجائیں اور تمام موانع زائل نہ ہوجائیں۔

جب یہ بات واضح ہوگئی تو یہ جاننا چاہیے کہ شیعہ کے مختلف فرقے ہیں امام السفارینی رحمہ اللہ اپنے عقیدے میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے بائیس فرقے ہیں۔ چناچہ اسی اعتبار سے ان پر حکم ہوگا کہ کون سنت سے کتنا زیادہ دور ہے، پس جو کوئی بھی سنت سے جتنا زیادہ دور ہوگا گمراہی کے اتنے زیادہ قریب ہوگا۔

ان کے فرقوں میں سے رافضہ ہیں کہ جو چوتھے خلیفہ راشد امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے تشیع اختیار کرتے ہیں ایسا غلو پر مبنی تشیع کے جس سے نہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ راضی ہیں اور نہ آئمہ ہدایت میں سے کوئی اور۔ اور دوسری طرف دیگر خلفائے کے تعلق سے حد درجے تفریط و تنقیص کا شکار ہیں خصوصاً پہلے دو خلفاء سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے تعلق سے۔ ان کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں کہ اس امت کے کسی فرقے نے کبھی ایسی باتیں نہیں کہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنے "مجموع الفتاوی" 356/3 (مجموع ابن قاسم) میں فرماتے ہیں:

"رافضہ کے قول کی اصل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ایسی نص بیان کی تھی جو ہر عذر کو قطع کرنے کے لیے کافی تھی، اور یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ امام معصوم ہیں، جس نے ان کی مخالفت کی وہ کافر ہے، اور مہاجرین وانصار صحابہ نے اس نص کو چھپایا اور امام معصوم کے ساتھ کفر کیا، اور اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی، اور دین کو بدل ڈالا، شریعت کو تبدیل کر دیا،

ظلم واعتداء کیا۔ بلکہ وہ سب صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں سوائے معدودے چند کے یا دس اوپر کچھ یا اسی کے کم وبیش کے علاوہ۔ پھر کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما اور ان جیسے دوسرے منافقین ہی رہے۔ اور کبھی کہتے ہیں وہ ایمان لائے تھے پھر کفر اختیار کیا۔ اور ان کی اکثریت اپنے علاوہ دوسروں کی جو ان کے قول کے قائل نہیں تکفیر کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مومنین کہلواتے ہیں۔ جو کوئی ان کی مخالفت کرے وہ کافر ہے۔ اور انہی میں سے زندقیت ونفاق کی امہات نے جنم لیا جیسے قرامطہ وباطنیہ جیسے فرقوں کی زندقیت"۔ (آپ کا قول اسی مجموع میں 4/ 428-429 پر بھی ملاحظہ کریں)۔

اسی طرح سے اپنی بہترین کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم مخالفة أصحاب الجحیم" ص 951 تحقیق ڈکتور ناصر العقل میں فرماتے ہیں:

"شرک اور تمام بدعات کی بنیاد جھوٹ اور افتراء ہے۔ لہذا جو کوئی بھی توحید اور سنت سے جتنا دور ہو گا اتنا ہی شرک، بدعات ایجاد کرنے اور جھوٹ افتراء کے زیادہ قریب ہو گا۔ جیسا کہ روافض ہیں جو کہ اہل اہوا میں سے سب سے جھوٹا ترین فرقہ ہے۔ اور شرک میں بھی سب سے بڑھ کر ہے۔ اہل اہوا میں ان سے بڑھ کر کوئی جھوٹا اور توحید سے دور نہیں۔ حتی کہ یہ لوگ اللہ تعالی کی مساجد جن میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے اس کی خرابی چاہتے ہیں پس جماعت وجمعہ کو معطل کر دیتے ہیں جبکہ دوسری طرف قبروں، قبوں اور مزاروں کی خوب تعمیر کرتے ہیں کہ جس کے تعمیر کرنے سے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے"۔

دیکھیں امام محب الدین الخطیب رحمہ اللہ نے اپنے رسالے "الخطوط العریضة" میں کیا لکھا، آپ نے کتاب "مفاتیح الجنان" میں سے ان لوگوں کی دعاء نقل کی جو کچھ یوں ہے:

"اللهم صلِّ علی محمد، وعلی آل محمد، والعن صنمي قریش، وجبتیهما، وطاغوتیهما، وابنتیهما (اے اللہ درود بھیج محمد اور آل محمد پر، اور لعنت کر قریش کے دوبتوں، جبتوں اور طاغوتوں پر اور ان کی بیٹیوں پر)۔

فرماتے ہیں جبت اور طاغوت سے ان کی مراد سیدنا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں اور ان کی بیٹیوں سے مراد امہات المؤمنین میں سے سیدہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔

جو کوئی تاریخ کو پڑھے گا تو وہ یہ جان لے گا کہ رافضہ کا بڑا ہاتھ تھا سقوط بغداد اور خلافت اسلامیہ کے خاتمے میں کہ انہوں نے ہی تاتاریوں کے لیے اس میں داخل ہونے کی راہ ہموار کی تھی۔ اور تاتاریوں نے عوام اور علماء میں سے ایک بڑی امت کو قتل

کر دیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "منہاج السنۃ" میں ذکر کیا کہ یہی لوگ تھے جنہوں نے تاتاریوں کو دارالخلافہ بغداد میں داخل ہونے کی سہولت بہم پہنچائی تھی یہاں تک کہ ان کافروں (یعنی تاتاریوں) نے بنی ہاشم وغیرہ میں سے مسلمانوں کی اتنی تعداد کو قتل کیا کہ جس کا شمار اللہ ہی جانے۔ بغداد کی جہات میں دس لاکھ اسی ہزار اور مزید ستر ہزار قتل کیے۔ اور عباسی خلیفہ کو قتل کیا، اور ہاشمی عورتوں کو لونڈیاں اور ہاشمی بچوں کو غلام بنالیا"۔ 4/592 تحقیق دکتور محمد رشاد سالم۔

اور رافضہ کے عقیدے میں سے "تقیہ" بھی ہے جس کا معنی ہے جو کچھ انسان کے باطن میں ہے اس کے برخلاف ظاہر کرنا۔ بلاشبہ یہ تو نفاق کی ایک قسم ہے جس سے لوگوں میں سے دھوکا کھانے والوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

اور منافقین تو اسلام کے لیے صریح کافروں سے بڑھ کر نقصان دہ ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالی نے ان کے بارے میں ایک کامل سورۃ نازل فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بروز جمعہ اسے تلاوت فرمایا کرتے تھے تاکہ پورے ہفتے کے سب سے بڑے اجتماع جس میں لوگ کثرت سے شریک ہوتے ہیں میں منافقین کے احوال کا اعلان ہو جائے اور ان سے خبردار کیا جائے۔ جس میں واضح طور پر کہا گیا کہ:

﴿هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ﴾ (المنافقون: 4)

(یہ دشمن ہی ہیں سو آپ ان سے ہوشیار رہیے)

البتہ سائل کا یہ پوچھنا کہ کیا ایک مسلمان ان (رافضیوں) پر کافروں کی نصرت وجیت کی دعاء کرے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: ایک مومن کے لیے زیادہ اولی اور لائق بات تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی سے دعاء کرے کہ وہ کافروں کو شکست دے اور ان سچے مومنین کی نصرت فرمائے کہ جو اپنے دل اور زبان سے یہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: 10)

(اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنہوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے)

اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی فضیلت کے معترف ہیں۔ ہر ایک کو اس کے درجے ومنزلت پر رکھتے ہیں بلا افراط و تفریط کے۔ اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ مومنین کے کلمے کو حق پر جمع فرمادے اور ان کے سوا جو بھی ہیں ان پر ان کی نصرت فرمائے۔

(مجموع فتاوی و رسائل الشیخ محمد صالح العثیمین المجلد الثالث – باب الولاء والبراء)

شیعہ فرقوں کی تفصیل

سماحۃ الشیخ ہمیں اس بات کی معرفت کی اشد ضرورت ہے کہ شیعہ کے ساتھ ہمارے کیا اختلاف ہیں، امید ہے کہ آپ ان کے عقائد کی وضاحت فرمائیں گے، اللہ تعالی تمام لوگوں کی آنکھوں کھول دے اور انہیں نور بصیرت دے؟

جواب از شیخ ابن باز رحمہ اللہ:

شیعہ کے بہت سے فرقے ہیں اور آسان نہیں کہ اتنے قلیل وقت میں ان سب کی تفصیل بیان کی جائے۔ بالاختصار یہ کہ ان میں بعض کافر ہیں کہ جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یا علی (مدد) اور سیدہ فاطمہ وسیدنا حسین رضی اللہ عنہم وغیرہ کی عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: سیدنا جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے امانت میں خیانت کی کیونکہ نبوت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ملنی تھی ناکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

اور ان میں دوسرے لوگ بھی ہیں۔ ان میں امامیہ ہیں جو کہ رافضہ اثنا عشریہ ہیں (یعنی بارہ اماموں والے) جو کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے آئمہ تو فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی زیادہ افضل ہیں۔

اور ان میں بہت سی اقسام ہیں ان میں کافر بھی ہیں اور غیر کافر بھی ہیں۔ ان میں سے جو سب سے کم تر اور ہلکا ہے (گمراہی میں) وہ یہ کہتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ باقی تین خلفاء راشدین سے افضل ہیں تو یہ کافر تو نہیں لیکن خطاء کار ہے۔ کیونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا چوتھا نمبر ہے جبکہ سیدنا ابو بکر صدیق، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ان سے افضل ہیں۔ اگر اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان تینوں پر فضیلت دی تو اس نے یقیناً غلطی کی اور اجماع صحابہ کی مخالفت کی لیکن وہ کافر نہیں ہوا۔

پس یہ لوگ مختلف طبقات میں تقسیم ہوتے ہیں۔ جو اس کی تفصیل جاننا چاہتا ہو تو آئمہ کرام کے کلام کی طرف رجوع کرے جیسے

"الخطوط العريضة" از محی الدین الخطیب، "منهاج السنة" از شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور دیگر کتب جو اسی موضوع پر لکھی گئی ہیں جیسے "الشيعة والسنة" از احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ بہت سے کتب ہیں اس باب میں۔ مختلف نوعیت سے ان کی غلطیوں اور شر کو بیان کیا گیا ہے اللہ تعالی سے ہی عافیت کا سوال ہے۔

ان میں سے سب سے خبیث ترین امامیہ اثنا عشریہ اور نصیریہ ہیں جنہیں رافضہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے زید بن علی علیہ السلام کا رفض (انکار) کیا کہ جب انہوں نے شیخین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے برأت ظاہر نہیں کی تو انہوں نے ان کی مخالفت کی اور انکار کر دیا۔ ہر کوئی جو اسلام کا دعویدار ہو تو اس سے اس دعوے کو قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ دیکھا جائے گا کہ اس کے اس دعوے میں کہاں تک حقیقت ہے۔ جو کوئی ایک اکیلے اللہ کی عبادت کرتا ہو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرکے ان کی لائی ہوئی شریعت کی تابعداری کرتا ہو تو یہ مسلمان ہے۔ لیکن اگر کوئی محض اسلام کا دعوی کرے اور سیدنا حسین یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما یا البدوی یا العیدروس وغیرہ کی عبادت کرتا رہے تو وہ مسلمان نہیں۔ اللہ تعالی سے عافیت اور سلامتی کی دعاء ہے۔

اسی طرح سے جو دین کو گالی دے یا نماز ترک کرے اگرچہ وہ زبان سے کہتا رہے کہ میں مسلمان ہوں مگر وہ مسلمان نہیں ہے۔ یا دین کا مذاق اڑائے یا نماز، زکوۃ، روزے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑائے یا ان کو جھٹلائے، یا کہے کہ وہ جاہل تھے یا انہوں نے رسالت کو پورا نہیں کیا اور مکمل طریقے سے پیغام نہیں پہنچایا ایسے کرنے اور کہنے والے سب کافر ہیں۔ اللہ تعالی ہی سے عافیت کا سوال ہے۔

(مجموع فتاوى ومقالات متنوعة المجلد الثامن والعشرون)

شیعہ اثنا عشریہ رافضہ کا حکم

سوال: احسن اللہ الیکم فضیلۃ الشیخ یہ سائل پوچھتا ہے کہ ہم شیعہ اثنا عشریہ یا اثنا عشریہ یا رافضہ پر کفر کا اطلاق کرسکتے ہیں یا پھر ہم کہیں گے کہ یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں؟

جواب از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

وہ صرف تشیع اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کی حالت اب یہ ہے کہ غیر اللہ کو پکارتے ہیں، آئمہ اور اولیاء کو اپنے اولیاء کو پکارتے ہیں۔ ان کا تقرب حاصل کرتے ہیں اور ان کے لیے ذبح کرتے ہیں۔ اور یہ بلاشبہ شرک اکبر ہے۔ جو کوئی غیر اللہ کو پکارے، یا

غیر اللہ کے لیے ذبح کرے یا غیر اللہ سے استغاثہ کرے خواہ شیعہ ہو یا ان کے علاوہ وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔

(شیخ کی آفیشل ویب سائٹ سے فتویٰ 4988)

کیا تمام موجودہ شیعہ کفار ہیں؟

سوال: کیا موجودہ شیعہ سب کے سب کفار ہیں یا ان کے آئمہ؟

جواب از فتویٰ کمیٹی، سعودی عرب:

موجودہ شیعہ کے بہت سے فرقے ہیں ان کے بارے میں موجودہ دور کے فرقوں کے بارے میں لکھی گئی کتب پڑھیں تا کہ ان کے بارے میں حکم کی تفصیل کو جان سکیں۔ اور یہ کتابیں پڑھیں "مختصر التحفة الإثني عشرية" اور "الخطوط العريضة" از محب الدین الخطیب، "منهاج السنة" از ابن تیمیہ اور اس کا اختصار "المنتقى" از امام ذہبی رحمہ اللہ۔

وبالله التوفيق. وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم.

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو	عضو	نائب رئيس اللجنة	الرئيس
عبد الله بن قعود	عبد الله بن غديان	عبد الرزاق عفيفي	عبد العزيز بن عبد الله بن باز

(فتویٰ رقم 8187 س 5 ج 2 ص 375)

جو یہ کہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبوت کے مرتبے پر ہیں اور سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی

سوال: آپ شیعہ کے بارے میں کیا حکم لگاتے ہیں خصوصاً جو یہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبوت کے مرتبے پر ہیں اور سیدنا جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے غلطی سے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کردی تھی؟

جواب از فتویٰ کمیٹی، سعودی عرب:

شعیوں کے بہت سارے فرقے ہیں۔ ان میں سے جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبوت کے مرتبے میں ہیں اور سیدنا جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے غلطی سے ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کردی تو وہ کافر ہے۔

وبالله التوفيق. وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم.

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو	عضو	نائب رئيس اللجنة	الرئيس
عبد الله بن قعود	عبد الله بن غديان	عبد الرزاق عفيفي	عبد العزيز بن عبد الله بن باز

(فتویٰ رقم 8564، ج2 ص376)

کیا شیعہ فرقے کا اسلام سے کوئی تعلق ہے؟

سوال: کیا شیعہ امامیہ طریقے کا اسلام سے کوئی تعلق ہے؟ اور کس نے اسے اختراع کیا؟ کیوں یہ لوگ یعنی شیعہ اپنے مذہب کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ اور اگر شیعہ مذہب کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو اس میں اور اسلام میں کیا اختلافات ہیں؟ امید ہے کہ آپ فضیلۃ الشیخ احسان فرما کر اس کا صحیح دلائل کی روشنی میں واضح وشافی بیان فرمائیں گے خصوصاً شیعہ مذہب، ان کے عقائد اور اسلام میں اختراع کردہ بعض طرق کو بیان فرمائیں گے؟

جواب از فتویٰ کمیٹی، سعودی عرب:

شیعہ امامیہ کا مذہب اسلام میں ایک نوایجاد کردہ بدعتی مذہب ہے اپنے اصول وفروع دونوں میں۔ ہم آپ کو ان کتابوں کے مراجع کی وصیت کرتے ہیں: "الخطوط العريضة"، "مختصر التحفة الإثني عشرية"، "منهاج السنة" از شیخ الاسلام رحمہ اللہ ان میں ان کی بہت سی بدعات کا ذکر ہے۔

کیا شیعہ عوام اور علماء کے حکم میں فرق ہے؟

سوال: امامیہ رافضی اثناعشریہ کی عوام کا کیا حکم ہے؟ اور کیا کسی بھی ایسے فرقے جو کہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو کے علماء اور ان

کے پیروکاروں کے حکم میں تکفیر وتفسیق کے اعتبار سے فرق ہے؟

جواب از فتویٰ کمیٹی، سعودی عرب:

عوام میں سے جو بھی آئمہ کفر وضلالت کی تائید کرتا ہے، اپنے بڑوں اور سرغناؤں کی سرکشی وزیادتی میں ان کی نصرت کرتے ہیں تو ان کا کفر وفسق کے اعتبار سے وہی حکم ہے جو ان کے بڑوں کا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا. اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا. خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا. يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا. وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا. رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا﴾(الاحزاب: 63-68)

(لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیں اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور کس طور آپ کو خبر ہو کہ شاید قیامت قریب ہی ہو، بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت کی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کی ہے، اس میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں، نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار، جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے، کہیں گے اے کاش کہ ہم نے اللہ کا کہنا مانا ہوتا اور ہم نے رسول کا کہنا مانا ہوتا، اور کہیں گے اے ہمارے رب! بے شک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انہوں نے ہمیں اصل راہ سے گمراہ کر دیا، اے ہمارے رب! انہیں دوگنا عذاب دے اور ان پر لعنت کر، بہت بڑی لعنت)

ان آیات کو بھی ضرور پڑھیں:

البقرۃ: 165-167

الاعراف: 37-39

ابراہیم: 21-22

الفرقان: 28-29

القصص: 62-64

سباء: 31-33

الصآفات: 20-36

غافر: 47-50

اور ان کے علاوہ بھی کتاب وسنت میں بہت سے دلائل ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے سرداروں سے بھی قتال کیا تھا اور ان کے پیروکاروں سے بھی اور اسی طرح سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کیا کہ انہوں نے ان کے سرداروں اور پیروکاروں میں کوئی فرق نہیں کیا۔

(فتویٰ رقم 9247، ج2، ص377)

سوال: احسن اللہ الیکم فضیلۃ الشیخ یہ سائل پوچھتا ہے رافضہ عوام کا کیا حکم ہے، کیا ان کا حکم وہی ہے جو ان کے علماء کا ہے؟

جواب از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

میرے بھائیوں ایسے کلام کو چھوڑ دو، رافضہ کا ایک ہی حکم ہے۔۔۔ ہر کوئی قرآن کو سنتا ہے، ہر کوئی پڑھتا ہے بلکہ ان کے اکثر نے تو قرآن حفظ تک کیا ہوتا ہے ان کے پاس حجت پہنچ چکی ہے ان پر حجت قائم ہو چکی ہے۔ چھوڑ دیں اس قسم کے فلسفے اور باتوں کو جو آج کل بعض نوجوانوں اور علم کے دعویداروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ چھوڑ دیں یہ سب جس کے پاس قرآن پہنچ گیا اس پر حجت قائم ہو چکی ہے:

﴿وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ﴾ (الانعام: 19)

(اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے، تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور اسے بھی جس تک یہ پہنچے)

تا قیام قیامت۔

(شیخ کی آفیشل ویب سائٹ سے)

کیا شیعہ ہمارے بھائی ہیں؟

سوال: احسن اللہ الیکم سائل کہتا ہے بعض داعیان اور طالبعلم جب شیعہ یا رافضہ کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ ہمارے بھائی ہیں، کیا یہ جائز ہے اور اس تعلق سے ہم پر کیا واجب ہے اگر یہ صحیح نہیں؟

جواب از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

ہم اللہ تعالی کے سامنے ان سے بری ہیں اور اس قوم سے برأت کا اظہار کرتے ہیں یہ ہمارے بھائی نہیں۔ اللہ کی قسم یہ ہمارے بھائی ہرگز بھی نہیں۔ بلکہ یہ شیطان کے بھائی ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب و شتم کرتے ہیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں کہ جنہیں خود اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منتخب فرمایا۔ الصدیقہ بنت الصدیق، اور سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی تکفیر کرتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عمومی تکفیر کرتے ہیں سوائے اہل بیت اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے، حالانکہ یہ درحقیقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دشمن ہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان سے بری ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہمارے امام ہیں نا کہ ان کے، وہ اہل سنت کے امام ہیں۔ ان رافضہ خبیثوں کے امام نہیں۔ اور ہم اللہ تعالی کے حضور ان سے برأت کا اظہار کرتے ہیں، یہ ہمارے بھائی نہیں۔ جو یہ کہے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں تو اسے چاہیے اللہ تعالی کے حضور توبہ واستغفار کرے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے ہم پر اہل ضلال (گمراہوں) سے برأت کو واجب قرار دیا ہے اور اسی طرح سے اہل ایمان سے موالات (دوستی ومحبت) کو واجب قرار دیا ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔۔۔

رافضہ کی طرف سے ایسی بات کرنا کوئی اچھنبے کی بات نہیں یہی تو ان کا وطیرہ ہے۔ سب جانتے ہیں روافض کا مؤقف صحابہ کرام کے تعلق سے بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔ اور یہ باتیں انہیں ان لوگوں کے سامنے رسوا کرتی ہیں جو ان کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں ہمارا برادر ملک یا ہمارے بھائی حسن ظن رکھتے ہیں ان کے بارے میں۔ ان کے سامنے ان کی حقیقت بیان کی جائے تاکہ وہ ان کے بارے میں صحیح طور پر جان لیں۔ اللہ تعالی نے جب منافقین کا ذکر کیا تو ساتھ یہ بھی فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُو بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (النور: 11)

(بے شک وہ لوگ جو بہتان لے کر آئے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہیں، اسے اپنے لیے برامت سمجھو، بلکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے)

یہ خیر ہے کہ وہ اپنا بھانڈا خود ہی پھوڑ رہے ہیں۔ جو کہتے ہیں تم ہمارے بھائی ہو، اور اہل سنت ہمارے بھائی ہیں، چھوڑو کہ ہم سب ایک ہو جائیں۔ یہ تو اللہ نے ان کا پردہ چاک کروا دیا۔ اس میں ایک مسلمان کے لیے خیر ہے۔ ان سے پہلے ان کے بھائی منافقین گزر چکے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النور: 11)

(ان میں سے ہر شخص کے لیے گناہ کا وہ حصہ ہے جو اس نے کمایا، اور ان میں سے جس شخص نے بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے)

اور یہ طعن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے اور اللہ تعالی پر بھی طعن ہے کہ جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسی عورت منتخب فرمائی۔ لہذا یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے۔

میں کہتا ہوں یہ بات شیعوں کی طرف سے کوئی اچھنبے کی نہیں کہ وہ سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا پر طعن کرتے ہیں ان سے پہلے یہود نے بھی سیدہ مریم علیہا السلام پر طعن کیا الصدیقہ رضی اللہ عنہا۔ اللہ تعالی نے دونوں کو پاک قرار دیا سیدہ مریم اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو۔ یہ اللہ تعالی کا قرآن ہے کہ جس میں سیدہ مریم اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہتان سے بری قرار دیا۔ پھر کون ہے جو قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے اور اسلام کا دعویدار بھی بنتا ہے! اللہ تعالی ہی سے عافیت کا سوال ہے۔

(شیخ کی آفیشل ویب سائٹ سے فتاویٰ)

رافضہ کے کفر میں شک کرنا

احسن اللہ الیکم فضیلۃ الشیخ یہ سائل سوال پوچھتا ہے: اس شخص کا کیا حکم ہے جو رافضہ کے کفر میں شک کرتا ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرتے ہیں اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید ناقص ہے۔ اور وہ شخص جانتا بھی ہے کہ روافض یہ سب کہتے ہیں؟

جواب از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

یہ نواقض اسلام میں سے ایک ناقض ہے۔ جو اللہ تعالی کو جھٹلاتے ہیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہی تہمت لگاتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالی نے انہیں بری قرار دیا وہ کفار ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کے بارے میں اللہ تعالی، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے اجماع کو جھٹلانے والے ہیں کہ جس بات کے ساتھ ان پر منافقوں نے تہمت لگائی تھی۔ جو آپ رضی اللہ عنہا کو اس سے پاک قرار نہیں دیتا وہ کافر ہے کیونکہ وہ اللہ تعالی، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے اجماع کو جھٹلانے والا ہے۔

جو کوئی کہے کہ قرآن ناقص ہے یا یہ وہ قرآن نہیں جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوا تھا یا یہ کہ نبوت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے تھی لیکن سیدنا جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام سے غلطی ہوئی اور انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردی، یا سیدنا علی رضی اللہ عنہ الہ (معبود) ہیں ایسوں لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عمومی تکفیر کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے والا ہے، اللہ جل وعلا تو فرماتا ہے کہ:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (الفتح: 18)

(بلاشبہ یقیناً اللہ ان ایمان والوں سے راضی ہوگیا، جب وہ اس درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے)

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾ (التوبۃ: 117)

(بلاشبہ یقیناً اللہ تعالی نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین وانصار پر بھی، جو تنگ دستی کی گھڑی میں ان کے ساتھ رہے)

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبۃ: 100)

(اور مہاجرین اور انصار میں سے سابقین (سبقت کرنے والے) اولین (سب سے پہلے) لوگ اور جنہوں نے اچھے طور پر ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ“[5]

(میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) کے برابر سونا خرچ کرے تو ان میں سے کسی کے مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا)۔

پس جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عمومی تکفیر کرتا ہے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں کیونکہ وہ اللہ تعالی، اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے اجماع کو جھٹلانے والے ہے۔

کیا شیعہ فرقے کا بانی عبد اللہ بن سباء یہودی تھا؟

سوال: احسن اللہ الیکم فضیلۃ الشیخ کیا یہ بات صحیح ہے کہ رافضہ کے دین کا اولین بانی عبد اللہ بن سباء یہودی تھا؟

جواب از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

بلاشبہ بالکل، رافضہ یا شیعہ عموماً دو اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں مجوسیوں کی طرف سے آئے ہوئے شیعہ اور یہود کی طرف سے آئے ہوئے شیعہ۔ ان دونوں نے اسلام کے خلاف منصوبہ بندی کی، سازش رچائی اور اسلام کے اندر تشیع کی دسیسہ کاری کی تاکہ اپنے زعم میں یہ اسلام کا خاتمہ کر دیں۔ یہود نے عبد اللہ بن سباء کو دسیسہ کاری کے لیے مسلمانوں میں داخل کیا۔ اور یہی وہ پہلا شخص تھا جس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف سب سے پہلے فتنہ کھڑا کیا۔

شیعہ کے پیچھے نماز کا حکم

سوال: پچھلے سال میں الاحساء سفر پر تھا اور نماز مغرب کے وقت ایک مسجد میں نماز کے لیے میں داخل ہوا، پھر جب میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھ کر ختم کرلی تو اس کے بعد وہ نماز عشاء کے لیے کھڑے ہوگئے تو میں نے بھی ان کے ساتھ پڑھ لی کیونکہ

---

[5] البخاري المناقب (3470) ، مسلم فضائل الصحابة (2541) ، الترمذي المناقب (3861) ، أبو داود السنة (4658) ، ابن ماجه المقدمة (161) ، أحمد (55/3).

مجھے کچھ علم نہیں تھا۔ اور جب میں مسجد سے باہر نکلا اور کسی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ شیعہ مذہب والے ہیں۔ کیا مجھے اس پر گناہ ملے گا یا نہیں، اپنے جواب سے افادہ پہنچائیں اللہ تعالی آپ کو اجر و ثواب سے نوازے؟

جواب از شیخ ابن باز رحمہ اللہ:

آپ کو اپنی نماز لوٹانی ہوگی کیونکہ آپ نے اسے قبل از وقت پڑھا لہذا اسے لوٹائیں اور آئندہ کبھی ان کے ساتھ نماز نہ پڑھیے گا کیونکہ ان کے عقائد میں بہت بڑا خلل پایا جاتا ہے، غالباً شیعہ پر اہل بیت کے بارے میں غلو حاوی ہوتا ہے اور ان کی بہت سے مختلف اقسام و گروہ ہیں۔ لیکن جو نماز عشاء آپ نے ان کے ساتھ پڑھی ہے اسے لوٹائیں کیونکہ آپ نے اسے قبل از وقت پڑھا ہے۔ اور ان تمام شعیوں کی الا ماشاء اللہ عادت میں سے ہے کہ وہ ظہر و عصر اسی طرح سے مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں۔

(من ضمن مجموعة أسئلة ألقيت على سماحته في الحج. مجموع فتاوى ومقالات متنوعة المجلد الثلاثون)

سوال: ایک بھائی ہے آذربیجان سے ہے اور جس شہر میں وہ رہتا ہے وہاں سب شیعہ ہیں تو کیا ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے؟

جواب از صالح الفوزان حفظہ اللہ:

نہیں شعیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں جو کہ جعفری مذہب کہلاتے ہیں یا اس سے بھی بدتر باطنی مذہب کہلاتے ہیں۔ جو کہ صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں، ان سے بغض رکھتے ہیں اور لعنت کرتے ہیں۔ یا اللہ کے علاوہ اپنے آئمہ کو بھی پکارتے ہیں، قبروں اور مزاروں کی عبادت کرتے ہیں، ایسوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ شیعوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ اپنے لیے مصلی بنالو اور ان سے الگ اکیلے نماز پڑھ لو اور اگر وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو انہیں منع نہ کرو لیکن خود ان کے پیچھے نہ پڑھو۔

(شیخ کی آفیشل ویب سائٹ سے فتویٰ)

شیعہ سے دنیاوی معاملات کا حکم؟

سوال: میں ایک ٹیچر ہوں اور ہمارے ساتھ کچھ اور ٹیچرز بھی ہیں جو کہ شیعہ ہیں اور میں ان کے ساتھ کام کرتا، میں ان کے ساتھ معاملات کرنے کے بارے میں میں آپ سے نصیحت چاہتا ہوں؟

جواب از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ:

آپ انہیں نصیحت کریں، خیر کی طرف رہنمائی کریں اور انہیں اس بات کا علم دیں کہ رافضیت جائز نہیں۔ البتہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت اور ان سے راضی ہونا واجب ہے لیکن بنا غلو کے۔ یہ نہ کہا جائے کہ آپ عالم الغیب ہیں، (انبیاء کی طرح) معصوم ہیں، نہ انہیں اللہ تعالی کے ساتھ پکارا جائے نہ فریاد کی جائے۔ اسی طرح سے سیدہ فاطمہ ہیں یا سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہم ہیں یا امام جعفر الصادق رحمہ اللہ وغیرہ ہیں (ان سب کے بارے میں یہی عقیدہ رکھا جائے)۔ انہیں علم دیں کہ یہ واجب ہے اور انہیں نصیحت کریں اس کے بعد اگر وہ اپنی بدعت پر مصر رہیں تو پھر آپ کو چاہیے کہ ان سے ہجر (بائیکاٹ) کریں اگرچہ وہ آپ کے ساتھ کام کرتے ہوں ان سے ہجر کریں۔ نہ ان کے سلام کا جواب دیں اور نہ ان کے ساتھ سلام کی ابتداء کریں۔

البتہ اگر وہ اپنی بدعت کو ظاہر نہیں کرتے اور ظاہراً آپ کے ساتھ موافقت کررہے ہیں تو ان کا حکم منافقین کا سا حکم ہے۔ ان کے ساتھ منافقین جیسا برتاؤ کیا جائے کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ان منافقین کے ساتھ برتاؤ کیا جو کہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور کسی شرارت سے باز رہتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عام مسلمانوں جیسا برتاؤ کیا اور ان کے باطن کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد کردیا۔

(من أسئلة حج عام 1415هـ شريط 6/49. مجموع فتاوى ومقالات متنوعة المجلد الثامن والعشرون)

کیا ایرانی انقلاب یا حکومت اسلامی ہے؟

سوال: ہم یہ جانتے ہیں کہ شیعہ گمراہ فرقوں میں سے ہے اور ماضی قریب میں ان کی تحریک کو ایران میں جو نصرت ملی ہے جسے ہم ظاہر ہے اللہ تعالی کی وہ نصرت تو نہیں کہہ سکتے کہ جو وہ اپنے مومنین بندوں کی فرماتا ہے، کیونکہ ان کا عقیدہ صحیح نہیں۔ تو کیا ان کی یہ نصرت اللہ تعالی کی طرف سے استدراج (ڈھیل) ہے یا پھر نصرت ہے؟ کیونکہ سابقہ عہد میں یہ لوگ مظلوم تھے۔ کیا ان کے لیے ممکن ہے کہ یہ بروز قیامت اللہ تعالی کے یہاں نجات پاجائیں اگر یہ اپنے طریقے کو ہی صحیح اسلام سمجھتے تھے؟

جواب از شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ:

جس نصرت کا دعویٰ کیا جارہا ہے وہ تو بس متوقع نتائج کا حاصل ہونا ہے۔ کیونکہ نصرت صرف اسی کو نہیں کہتے کہ سابقہ حکومت کی جگہ دوسری حکومت آجائے۔ جو کہ فاسق وفاجر وظالم شاہ کی حکومت تھی۔ اعمال کا دارومدار تو خاتمے پر ہے۔ اور ہم امید

کرتے ہیں کہ یہ نصر جاری رہے گی اور اس کا انجام ایسا نہیں ہو گا جو آج ہم پاتے یا سنتے ہیں۔ جبکہ آخرت کی جو نجات ہے وہ تو بس ایمان سے ہی ممکن ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ“[6]

(جنت میں داخل نہیں ہوسکتی مگر صرف مومن جان)۔

اور جیسا کہ خود سوال میں شیعہ کی گمراہی کی طرف اشارہ کیا گیا جس کا اپنے بہت سے عقائد میں وہ شکار ہیں۔ ان کا وہی حکم ہے جو دیگر گمراہ گروہوں اور افراد کا ہے، وہ جو سبیل اللہ سے گمراہ ہیں۔ اسی لیے یہ اللہ تعالی کے میزانِ عادل کی طرف لوٹتا ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالی کو علم ہوا کہ اس نے حق کی معرفت اور اس کی اتباع کے لیے بھرپور جدوجہد کی لیکن اسے اس پر موافقت حاصل نہ ہوئی تو اس کا مؤاخذہ نہ ہو گا۔ اور ہوسکتا ہے کہ اسے روز محشر میں آزمایا جائے جیسا کہ انسانوں کی بعض اجناس کے بارے میں آیا ہے جیسے بہت عمر رسیدہ، مشرک کی چھوٹی اولاد اور اہل فطرۃ[7]۔ البتہ جو اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہو تو

---

6 متفق علیہ: احمد 3/ 9، البخاری فی الجہاد 3062، ومسلم فی الایمان 111/ 178۔

7 یہ اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو ابو یعلی وغیرہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”يُؤْتَى بِأَرْبَعَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: بِالْمَوْلُودِ، وَبِالْمَعْتُوهِ، وَبِمَنْ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، وَالشَّيْخِ الْفَانِي، كُلُّهُمْ يَتَكَلَّمُ بِحُجَّتِهِ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعُنُقٍ مِنَ النَّارِ: ابْرُزْ، فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنِّي كُنْتُ أَبْعَثُ إِلَى عِبَادِي رُسُلًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَإِنِّي رَسُولُ نَفْسِي إِلَيْكُمْ، ادْخُلُوا هَذِهِ، فَيَقُولُ مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ الشَّقَاءُ: يَا رَبِّ، أَيْنَ نَدْخُلُهَا، وَمِنْهَا كُنَّا نَفِرُّ؟، قَالَ: وَمَنْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ السَّعَادَةُ يَمْضِي، فَيَتَقَحَّمُ فِيهَا مُسْرِعًا، قَالَ: فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنْتُمْ لِرُسُلِي أَشَدُّ تَكْذِيبًا وَمَعْصِيَةً، فَيُدْخِلُ هَؤُلَاءِ الْجَنَّةَ، وَهَؤُلَاءِ النَّارَ“ (چار لوگوں کو بروز قیامت لایا جائے گا نومولوں بچے کو، پاگل کو، جو فترۃ پر فوت ہوا اور نہایت عمر رسیدہ شخص کو۔ ہر کوئی اپنی حجت کے ساتھ بات کرے گا۔ پھر رب تبارک وتعالی جہنم سے ایک گردن کو حکم دے گا: نکل۔ تو وہ ان سے کہے گی: میں اپنے بندوں کی طرف انہی میں سے رسول بھیجتی رہی ہوں۔ اب میں خود تمہاری طرف رسول ہوں۔ اس (آگ) میں داخل ہو جاؤ۔ پس جن پر بد بختی لکھی جاچکی ہو گی وہ کہیں گے: یارب! ہم کہاں اس میں داخل ہوں جبکہ اسی سے تو ہم بھاگتے تھے؟! فرمایا: اور جن پر نیک بختی لکھی جاچکی ہو گی وہ چلے جائیں گے اور اس میں جلدی سے کود جائیں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالی (پہلے والوں سے) فرمائیں گے: تم میرے رسولوں کی اس سے بڑھ کر تکذیب اور نافرمانی کرنے والے ہوتے، لہذا وہ (پہلے والے) جنت میں داخل کیے جائیں گے اور یہ جہنم میں)۔ اخرجہ

اس کا حکم اللہ تعالی کے یہاں بہت عظیم ہے۔ اب اگر وہ مشرک ہو گا تو اللہ تعالی اسے نہیں بخشے گا اور اگر اس سے کم تر ہو تو پھر اگر وہ چاہے گا تو بخش دے گا۔ اور ہم یہ غلطی نہیں کرتے نہ شیعہ کے بارے میں اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی دوسرے گمراہ فرقے کے بارے میں کہ ان کا ہر فرد عنقریب اپنی گمراہی اور کفر کی وجہ سے عذاب ضرور دیا جائے گا یا وہ یقیناً اللہ تعالی کے پاس اپنے نیک مقصد یا حسن نیت کی وجہ سے بخشش پائے گا، کیونکہ یہ معاملہ تو اللہ تعالی کے سپرد ہے، کیونکہ وہی جانتا ہے کہ جو کچھ دلوں میں مخفی ہے۔ اور کیا یہ تمام گمراہ جماعتیں سب کی سب مخلص تھیں؟ سب کی سب خود غرض نہیں تھیں؟ سب کی سب مجتہدین تھیں؟ یا اس کے برعکس تھیں؟ یہ سارا علم تو میرے رب کے پاس ہے۔ لیکن ہم قطعی طور پر یہ جانتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالی اس پر مؤاخذہ کرتا ہے جس نے انکاراً کفر کیا نہ کہ غلطی و خطاء سے۔

خمینی کا حکم

سوال: اسلامی طور پر آپ کا خمینی کے متعلق کیا رائے ہے؟

جواب از شیخ البانی رحمہ اللہ:

اس کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ شیعہ ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ شیعہ مذہب کیا ہے؟ شیعہ کے بہت سے گروہ ہیں لیکن سب کے سب اس بات پر مجتمع ہیں کہ جو بھی مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صاحب خلافت تھے تو ایسا شخص یا تو کافر ہے یا فاسق ہے۔ یہ کم از کم بات ہے کیونکہ یہ ان کے یہاں شرائط ایمان میں سے ہے: یہ ایمان لانا کہ خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تھی جبکہ سیدنا ابو بکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے ان سے غصب کر لی چھین لی۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیاسی مصلحت اور تقیہ (بچاؤ) کے پیش نظر ناچار خاموش رہے۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ یہ تو ان کی دسیوں گمراہیوں میں سے ایک ہے۔ اسی لیے صد افسوس کے آج اپنے ضعف کی وجہ سے سنی مسلمانوں نے قریب ہے کہ سنا ہی نا تھا کہ کوئی انقلابی اسلامی تحریک ہوتی ہے۔ انہیں تو اس سے کوئی سروکار نہیں کہ یہ اسلامی دینی ہے، یا علوی ہے یا اسماعیلی، شیعہ، زیدی یا یزیدی ہے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں جو بات اہم ہے بس یہ کہ انہوں نے اسلام کی خوشبو سونگھی، لیکن ذرا ٹھہر کر میرے بھائیوں ہم تمام

ابو یعلی فی مسندہ 7/225 ح4224، اور الہیثمی مجمع الزوائد 7/216 میں فرماتے ہیں: ”اس میں لیث بن ابی سلیم ہیں جو کہ مدلس ہیں، اور ابی یعلیٰ کے بقیہ رجال الصحیح کے رجال ہیں“۔ اس کے طرق کے ساتھ شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا الصحیحہ 2468۔

گروہوں سے بڑھ کر ان لوگوں کے ساتھ وسعت والے ہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہیں۔ اور شاید کہ آپ لوگوں نے سنا ہو کہ ہم ان لوگوں پر نکیر کرتے ہیں جو ان عام مسلمانوں کی تکفیر میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں کہ جو غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں حالانکہ ہمارا اعتقاد ہے کہ غیر اللہ سے استغاثہ شرک ہے، لیکن پھر کون انہیں ہدایت کی طرف بلائے گا؟ اور انہیں راہ دکھائے گا یہاں تک کہ ان پر حجت تمام ہو؟ اس بارے میں ہم تمام لوگوں سے بڑھ کر وسیع القلب ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم امر واقع کے سامنے جلد بازی میں سے سر تسلیم خم کرنے والے نہیں، بلکہ ہم جانیں گے کہ آخر اس شیعہ اسلام کی بنیاد انہوں نے کس بات پر رکھی ہوئی ہے؟ اگر کتاب وسنت پر رکھی ہوئی ہے لیکن اختلافات پائے جاتے ہیں جیسا کہ مذاہب اربعہ میں پائے جاتے ہیں تو پھر ہمارے سر آنکھوں پر۔ لیکن ہمارے یہاں تو بنیادی باتوں پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک تو قرآن وسنت کافی ہیں اور ان کے نزدیک قرآن واہل بیت کافی ہیں۔ بس ہمارے نزدیک قرآن مجید ہے، صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں لیکن ان کے پاس ان کی صحیح بخاری یا صحیح مسلم نہیں، وہ صحیحین پر اعتقاد نہیں رکھتے تو پھر ہم کیسے اس جماعت کے ساتھ افہام وتفہیم کرسکتے ہیں جبکہ ہماری بنیادی مختلف ہیں۔ سابقہ حکومت کے بنسبت ہم اسلامی حکومت کی تمنا کرتے ہیں اگرچہ شیعہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ سابقہ حکم تو بالکل لادینی تھی مگر اس کے ساتھ ہی ہم کبھی بھی اس بات سے راضی نہیں کہ ایسے مذہب کے ساتھ حکومت کریں کہ جو کتاب وسنت پر نہیں۔ ہاں اگر ہم اس قضیہ کو اس طور پر دیکھیں کہ کیا پرانا ماحول صحیح تھا وہاں یا موجودہ؟ تو ہم کہیں گے: بعض شر بعض سے کم تر ہوتا ہے (بس)۔

(الحاوی من فتاوی الالبانی ص109-111)

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتویٰ دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔